بائیکاٹ کی شرعی حیثیت



مرتب :- غلام صفدر محمدی سیفی



"ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے، پس اس پر ظلم نہ کرے اور نہ (اس پر) ظلم ہونے دے۔ جو شخص اپنے بھائی کی ضرورت پوری کرے ،اللہ تعالیٰ اس کی ضرورت پوری کرے گا۔ جو شخص کسی مسلمان کی ایک مصیبت کو دور کرے ،اللہ تعالیٰ اس کی قیامت کی مصیبتوں میں سے ایک بڑی مصیبت کو دور فرمائے گا۔ اور جو شخص کسی مسلمان کے عیب کو چھپائے اللہ تعالیٰ قیامت میں اس کے عیب چھپائے گا"۔

[صحيح البخاري ، كِتَاب الْمَظَالِمِ ، بَابُ لَا يَظْلِمُ الْمُسْلِمُ الْمُسْلِمَ وَلَا يُسْلِمُهُ، رقم الحديث 2442]

فہرست

پیش لفظ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

موجودہ حالات میں جب اسرائیل، فلسطین یعنی موجودہ غزہ میں مسلمانوں کا قتل عام اور نسل کشی کر رہا ہے تو باقی دنیا میں مسلمان اور غیر مسلم دونوں ہی اسرائیل کی مصنوعات کا بائیکاٹ کر رہے ہیں اور ہمارے ملک پاکستان میں بھی اکثر عوام اسرائیلی مصنوعات کا بائیکاٹ کر رہی ہے اور ایک دوسرے کو بھی اسکی ترغیب دے رہی ہے ایسے حالات میں کچھ لوگ پوچھتے ہیں کہ اسکی شرعی حیثیت اور جواز کیا ہے؟

اسکے جواز پر کچھ علماء نے کچھ حوالاجات کی پوسٹیں اور تحریریں لکھی ہیں مگر کتابی شکل میں کوئی بھی مواد نہیں ملا، ضرورت اس بات کی محسوس ہو رہی تھی کہ یہ سب متفرق مواد ایک جگہ پر کتابی شکل میں مل جائے پھر فقیر کو سوشل میڈیا کے ذریعے ایک تحریر ملی جسکا عنوان تھا بائیکاٹ کی شرعی حیثیت مگر اس میں صرف جواز کا بیان تھا اور جواز کے اکثر اور مضبوط دلائل تھے تو اس میں مزید کچھ دلائل کا اضافہ کر کے اسکی فقہی حیثیت بھی لگا دی تا کہ اپنے عنوان یعنی شرعی حیثیت کے موافق ہو جائے اور لوگوں کو اس موضوع کے دلائل و شرعی حیثیت ایک ہی جگہ مل جائے، پہلا حصہ فقیر کا ہے۔

اسکے دوسرے حصہ کے مصنف کا پتا نہیں چلا کون ہے، خیر جو بھی ہے اللہ اسکو اسکی جزائے خیر عطا فرمائے اور ہماری اس کاوش کو قبول فرمائے آمین۔

مقدمہ

ویکی پیڈیا کے مطابق مقاطعہ یا بائیکاٹ کا مطلب ہوتا ہے کسی مخصوص شخص، ملک، ادارہ کے ساتھ ربط و تعلق، بات چیت، خرید و فروخت، اور دیگر معاملات کا روک دینا جو کہ ایک احتجاج کا مظاہرہ ہے۔

اور اسکی شرعی حیثیت یہ ہے کہ جب کسی کمپنی کے بارے میں درست اور یقینی معلومات ہوں کہ یہ اپنی کمائی اسلام اور مسلمانوں کے خلاف استعمال کرتی ہے تو اب انکی مصنوعات کا بائیکاٹ کرنا فرض ہے کیونکہ بائیکاٹ نہ کرنے کی صورت میں آپ انکے اس گناہ میں معاون بن رہے ہوں گے جبکہ اللہ تعالی قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے کہ گناہ کے کام میں معاونت نہ کرو(1)۔اور عام حالات میں بھی مسلمان کو چھوڑ کر کافر تاجر سے بے وجہ خرید و فروخت کرنا مکروہ تنزیہی ہے کیونکہ اللہ اور اسکا رسول ملی کا اہم ہم سے یہ چاہتے ہیں کہ ہم پہلے اور اصل فائدہ مسلمان کو ہی دیں(2)اور جبکہ ہم غیر مسلم کی مصنوعات استعمال کریں گے تو اسکا غیر مسلم کو فائدہ ہوگا اور ہمارے فائدہ پہنچانے کے اصل حقدار ہمارے قریبی ہیں یعنی مسلمان جبکہ ہم انکو چھوڑ کر غیروں کو نفعہ دے رہے ہیں جو کہ غلط بات ہے ایسا نہیں ہونا چاہے اور پھر جب کہ آج کل جنگی حالات ہیں اور یہود مسلمانوں کا قتل نہیں بلکہ نسل کشی کر رہے ہیں تو ہم میں ذرہ برابر بھی حیا اور ایمان نہیں کہ ہم انکی مصنوعات استعمال کر کے انکو مالی فائدے دے رہے ہیں جبکہ کچھ شواہد یہ بتاتے ہیں کہ یہ بڑی بڑی کمپنیاں اسرائیلی فوج کی فنڈنگ بھی کرتی ہیں۔

اسی وجہ سے پچھلے سال مکڈولنڈ کی ساری دنیا میں بدنامی بھی ہوئی تھی(3)۔

اسی طرح مائیکروسافٹ کی 50ویں سالگرہ کے دن ایک مسلمان اور ایک ہندو ملازمہ نے انکشاف کیا کہ کیسے فلسطینیوں کا قتل عام اس کمپنی کی مدد سے ہوا(4)

بائیکاٹ کو بطور ہتھیار استعمال کر کے بات منوانا یہ قبل اسلام بھی تھا اور بعد ظہور اسلام بھی جاری رہا ہے اور قرآن پاک میں بھی اسکا اشارہ ہے جیسا کہ فرمایا 'اے نبی کفار اور منافقین سے جہاد (قتال, جنگ) کرو اور ان سے سختی کرو' (5) اس سختی سے بائیکاٹ کا استدلال کرنا درست ہے اسی طرح ابتدائے اسلام میں جب حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے کفار مکہ کے سامنے اپنا اسلام ظاہر کیا تو انہوں نے آپ پر بہت تشدد کیا اس وقت حضرت عباس ابھی اسلام نہ لائے تھے مگر آپ نے ان کفار کو سمجھایا کہ تم قبیلہ غفار کے ایک آدمی کو مارنا چاہتے ہو کہ جو تمہارا شام کو جانے والا تجارتی قافلہ روک سکتا ہے تو انکی اس تنبیہ اور معاشی بائیکاٹ کے ڈر کی وجہ سے انہوں نے آپکو چھوڑ دیا (6)۔

اسی طرح جب کفار مکہ اپنے مظالم میں بڑھے تو انہوں نے قبیلہ بنو ہاشم سے معاشی اور سماجی بائیکاٹ کیا جسکی مدت تقریبا تین سال تھی مگر کفار مکہ بائیکاٹ کے باوجود ناکام رہے۔

اسی طرح جب مسلمانوں نے ہجرت مدینہ کی تو اسکے بعد جب حضرت سعد بن معاذ انصاری رضی اللہ عنہ طواف کعبہ کے لیے مکہ گے اور وہ اس وقت امیہ کے مہمان بھی تھے تو طواف کعبہ کے وقت ابو جہل نے آپ کو دھمکی دی کہ اگر تم امیہ کے مہمان نہ ہوتے تو وہ واپس مدینہ سلامت نہ لوٹتے تو اس وقت حضرت سعد بن معاذ انصاری رضی اللہ عنہ نے اسکو فرمایا

سن اللہ کی قسم! اگر آج تم نے مجھے طواف سے روکا تو میں بھی مدینہ کی طرف سے تمہارا (تجارتی) راستہ بند کردوں گا اور یہ تمہارے لیے بہت سی مشکلات کا باعث بن جائے گا(7) پھر اسکے بعد مسلمان مدینہ کے اطراف میں نکل کر دشمن اسلام کا رستہ روکا کرتے تھے جو بالآخر غزوہ بدر کا سبب بنا، اور جس میں اسلام کو فتح نصیب ہوئی۔

اسی طرح غزوہ خیبر کے موقع پر یہود نے ایک قلعہ حصن قلہ میں پناہ لے لی اور وہ وہاں سے نہیں نکل رہے تھے پھر تیسرے دن اطلاع ملی کہ یہ یہاں ایک ماہ تک رہ سکتے ہیں کیونکہ انکے پاس یہاں پانی کا چشمہ ہے تو مسلمانوں نے انکے چشمہ پر قبضہ کرلیا پھر وہ مجبور ہو کر باہر نکلے اور سخت مقابلہ ہوا اور بالآخر یہ قلعہ بھی فتح ہو گیا(8)۔ اسی طرح غزوہ بنی نضیر کے محاصرے کے دوران ایک قول کے مطابق 6 راتیں گذرگیں دوسرے قول کے مطابق 15 راتیں، تیسرے قول کے مطابق 20 اور چوتھے قول کے مطابق 25 راتیں گذرگیں تو بنی کریم روف ورحیم ﷺ نے حکم دیا کہ انکے باغات کاٹ اور جلا ڈالو۔

ان باغات میں عجوہ اور رطب کھجوریں تھیں جن کو حضرت ابو لیلی مازنی اور حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہمانے توڑا یعنی فصل کو کاٹا اور ابھی صرف چھ ہی درختوں کو جلایا تھا کہ یہود کی عورتوں نے چیخ وپکار شروع کردی اور انکے مردوں نے نبی کریم ﷺ کو پکارا کہ اے ابو القاسم آپ تو فساد سے منع کرتے ہیں

اور جو فساد کرے اسکو برا کہتے ہیں تو پھر آپ یہ باغات کیوں کاٹ اور جلا رہے ہیں، یہودا انکی ان باتوں پر کچھ مسلمانوں کے دل نرم پڑنے لگے کہ اس وقت یہ سورہ حشر کی یہ آیت نازل ہوئی

مَا قَطَعْتُمْ مِّنْ لِّيْنَةٍ اَوْ تَرَكْتُمُوْهَا قَآئِمَةً عَلٰٓى اُصُوْلِهَا فَبِاِذْنِ اللّٰهِ وَلِيُخْزِىَ الْفَاسِقِيْنَ (5)

جو درخت تم نے کاٹے یا ان کی جڑوں پر قائم چھوڑ دیئے یہ سب اللہ کی اجازت سے تھا اور اس لیے کہ فاسقوں کو رسوا کرے۔

اسکے بعد وہ یہودی جو اپنے قلعہ سے باہر نہیں آ رہے تھے اپنی شان و شوکت اور معیشت کو تباہ ہوتے دیکھ کر جلاوطنی کا معاہدہ کرنے کو تیار ہو گے (9)۔

اب یہاں کچھ باتیں سوچنے اور سمجھنے کی ہیں کہ جب بائیکاٹ کی دھمکی یا حقیقی طور پر بائیکاٹ کفار سے کیا جاتا ہے تو وہ فوراً ہی یا بالآخر بات ماننے کو تیار ہو جاتے ہیں جبکہ مسلمان کے ساتھ ایسا کیا جائے تو وہ نہ پہلے بات مانتا ہے نہ آخر پر بات مانتا ہے وہ سختی برداشت کرتا ہے مگر کفر کے آگے جھکتا نہیں وجہ اسکی کیا ہے؟

وجہ اسکی یہ ہے کہ کافر کا ایمان اور یقین صرف دنیا پر ہے جبکہ مسلمان کا ایمان اور یقین اللہ اسکے رسول ﷺ اور آخرت پر ہے جو اسکو سختی تو برداشت کروا دیتا ہے مگر کفر کی بات ماننے نہیں دیتا۔

یہ باتیں پہلے تو تھیں مگر اب زمانہ بدل گیا ہے اب امریکہ، یورپی یونین، آئی ایم ایف، فےٹف وغیرہ ایک تجارتی دھمکی دیں تو یہاں سے گستاخ رسول کو بھی باعزت رہا کر دیا جاتا ہے اور جو نبی کی ناموس کی بات کرے اسکو سزا بھی دی جاتی ہے۔

اسکی وجہ بھی وہی ہے کہ اب اکثر مسلمانوں کے دلوں میں بھی دنیا کی محبت جاگ گئی ہے اب وہ بھی کہتے ہیں کہ اسلام صرف امن کا درس دیتا ہے اسی کے متعلق نبی کریم نے پہلے ہی ارشاد فرمایا تھا جیسا کہ صحیح حدیث ہے

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”قریب ہے کہ دیگر قومیں تم پر ایسے ہی ٹوٹ پڑیں جیسے کھانے والے پیالوں پر ٹوٹ پڑتے ہیں“ تو ایک کہنے والے نے کہا: کیا ہم اس وقت تعداد میں کم ہوں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”نہیں، بلکہ تم اس وقت بہت ہو گے، لیکن تم سیلاب کی جھاگ کے مانند ہو گے، اللہ تعالیٰ تمہارے دشمن کے سینوں سے تمہارا خوف نکال دے گا، اور تمہارے دلوں میں «وہن» ڈال دے گا“ تو ایک کہنے والے نے کہا: اللہ کے رسول! «وہن» کیا چیز ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”یہ دنیا کی محبت اور موت کا ڈر ہے“۔[سنن ابي داود/كتاب الْمَلاَحِمِ/حدیث: 4297]

دوسرا اسبق جو ہمیں یہاں سے ملتا ہے کہ جو کچھ لوگ کہتے ہیں کہ اسلام بس امن کا درس دیتا ہے یہ نامکمل بات ہے اسی لیے یہود نے نبی پاک ﷺ

کو کہی کہ آپ تو امن اور اصلاح کا درس دیتے تھے یہ دوسروں کی املاک کو نقصان کیوں دیا تو اسکے جواب میں خود اللہ نے کلام فرمایا اور یہی سمجھایا کہ **اسلام صرف امن کا درست نہیں دیتا بلکہ غیرت و حمیت کا درس بھی دیتا ہے اور جہاں ظلم ہو تو وہاں ظالم کے خلاف مظلوم کا ساتھ بھی دیتا ہے۔**

بائیکاٹ سے ملک کو فائدہ بھی ہوتا ہے کہ جب باہر کے ممالک کی کمپنیاں مارکیٹ چھوڑ جائیں گی تو اب عوام بیرون ملک کمپنیوں کی مصنوعات کا لوکل متبادل تلاش کرے گی تو اس سے لوکل کمپنیاں ترقی کریں گی اور وہ کمپنیاں اعتماد ملنے پر ضرور اپنا میعار پہلے سے بہتر کریں گی اس سارے عمل میں ملک کا پیسہ ملک میں ہی رہے گا جس سے کرنسی کی حالت بہتر ہو گی۔

اس پر یہ اعتراضات کیا جاتا ہے کہ لوکل کمپنیوں کی مصنوعات کا میعار اس لیول کا نہیں ہوتا ہے کہ وہ باہر کے ممالک کی کمپنیوں کے میعار کا مقابلہ کریں۔ تو اسکا جواب ہے کہ جب باہر کی مصنوعات پر پابندی لگے گی تو لوکل کمپنیوں کو اعتماد ملے گا تو وہ ضرور کسٹمر کو مطمئن کرنے کی کوشش کریں گی اور اپنا میعار بہتر بنائیں گی اور اگر کوئی کہتا ہے کہ پھر بھی میعار بہتر نہیں ہوتا، بے ایمانی بہت ہے، تو اسکے ذمہ دار وہ کمپنیوں کے علاوہ ملک کے ادارے بھی ہیں جو رشوت اندوزی کی وجہ سے خراب

کوالٹی کی مصنوعات عوام تک پہنچنے دیتے ہیں اگر وہ درست طرح کام کریں تو کمپنیوں کا میعار بھی درست ہو جائے گا انشاءاللہ۔

باقی یہ بات فضول اور حقائق سے بالاتر ہے کہ وہ کفار ایمان دار ہیں اور ہم مسلمان بے ایمان ہیں، وجہ اسکی یہ ہے کہ اچھے اور برے لوگ ہر جگہ ہوتے ہیں اگر کسی کو ملٹی نیشنل کمپنیوں کے گھپلوں کا نہیں پتا تو صرف اختصار کے ساتھ حوالہ جات میں Nest'le کے کچھ اعلیٰ معیار اور ایمانداری کی رپورٹس لگادی ہیں چیک کر لیں (10) باقی یہ ملٹی نیشنل کمپنیاں کیا کیا کرتی ہیں بر صغیر والوں کو تو خوب پتا ہونا چاہیے کہ ایک ایسی ہی کمپنی (ایسٹ انڈیا کمپنی) نے انکو تجارت کے نام پر غلام بنالیا تھا۔

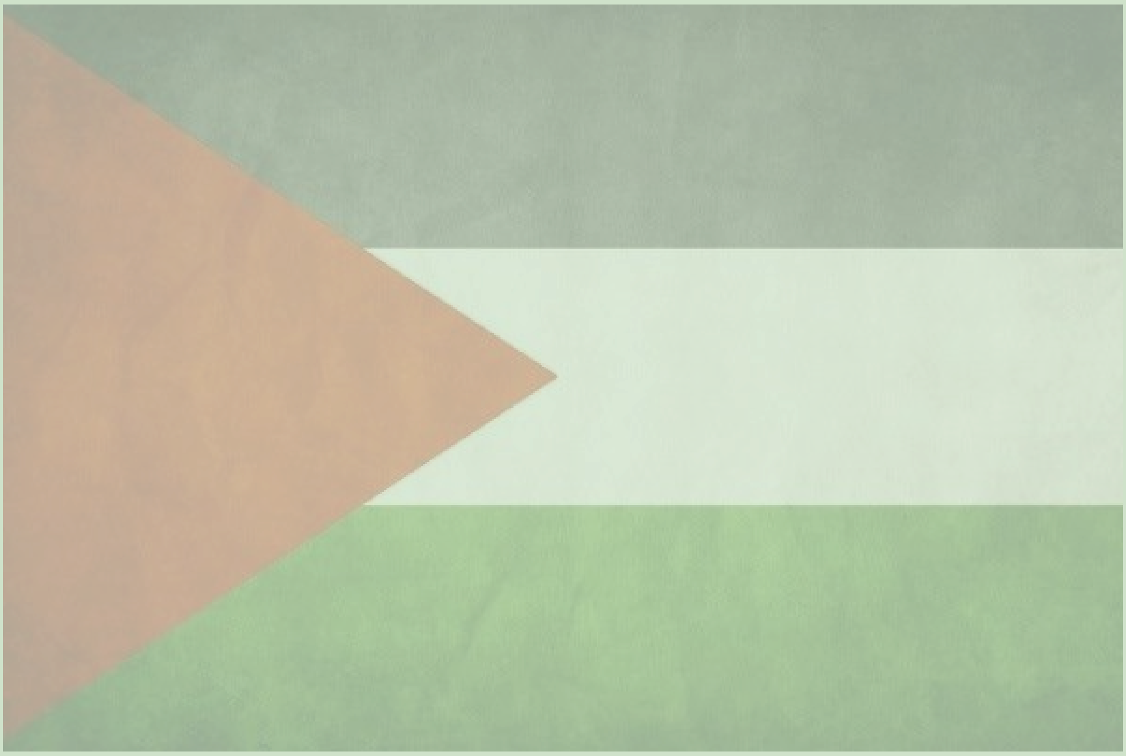
آخر پر بائیکاٹ کی مخالفت کرنے والوں اور میعار میعار کی رٹ لگانے والوں کیلے صرف ایک واقعہ امیر المؤمنین خلیفہ المسلمین حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا نقل کروں گا کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ گورنر تھے اور انکا ایک محرر (کاتب، منشی) عیسائی تھا آپ نے امیر المؤمنین کو یہ بتایا تو آپ نے انکو منع کیا کہ اسکو کاتب نہ بناؤ اسکی جگہ کسی مسلمان کو رکھو کیا تم نے اللہ کا فرمان نہیں سنا کہ یہود و نصاریٰ کو دوست نہ بناو، تو انہوں نے کہا کہ اسکا دین اسکے ساتھ ہے مجھے تو اسکی محرری (تحریر کرنے) سے کام ہے آپ نے فرمایا میں تو انکو عزت نہ دوں گا جبکہ اللہ نے انکو ذلیل و خوار کیا ہے، نہ انکو

اپنے قریب کروں گا جبکہ اللہ نے انکو دور کیا ہے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے عرض کی اسکے بغیر بصرہ کا کام نہ ہو گا (یعنی اسکے کام کے میعار کا، کسی کا کام نہیں) تو آپ نے فرمایا مر گیا نصرانی والسلام یعنی فرض کرو کہ وہ مر گیا اب کیا کرو گے، جو کرو گے وہی اب کرو (11)۔

یعنی خلیفہ دوم رضی اللہ عنہ نے میعار میعار والی بات کو خاطر میں ہی نہیں لیا بلکہ بائیکاٹ کر کے مسلمان کو اسکا حق دیا ہے۔

یاد رکھیں مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے نہ اس پر ظلم کرتا ہے نہ ہونے دیتا ہے بلکہ اسکی مدد کرتا ہے (12) اور جو مسلمانوں کے معاملات کا اہتمام (دیکھ بھال) نہیں کرتا وہ (حقیقی طور) مسلمانوں میں سے نہیں ہے (13) دین اللہ اسکے رسول ﷺ اور مسلمانوں کے ساتھ خیر خواہی (بھلائی) ہے (14) نبی کریم نے ایک صحابی رضی اللہ عنہ کو بیعت کیا اور پھر فرمایا کہ میں تمہاری بیعت تب قبول کروں گا جب تم اس بات پر بھی بیعت کرو کہ ہر مسلمان سے خیر خواہی کرو گے (15)

اور آخر پر اتنا ہی کہوں گا کہ بائیکاٹ کرنا یہ عوام اور حکومت کا کام ہے جبکہ جہاد کا اعلان اور میدان جنگ میں اترنا یہ افواج مسلم کا کام ہے جسکی اشد ضرورت ہے۔ دعا ہے اللہ مظلوم مسلمانوں کو سامان آفیت عطا فرمائے اور سب مسلمانوں کی کامل بخشش و مغفرت فرمائے آمین۔



حوالہ جات

1- وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ۚ (المائدہ:2)

2- صحیح البخاري، كِتَاب الْبُيُوعِ، بَابُ الشِّرَاءِ وَالْبَيْعِ مَعَ الْمُشْرِكِينَ وَأَهْلِ الْحَرْبِ، رقم الحدیث 2216 سے پتا چلتا ہے کہ کفار سے خرید وفروخت کرنا جائز ہے، اور اسی کی شرح میں حافظ ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں مگر ایسا معاملہ کرنا درست نہیں کہ وہ اہل اسلام کے ساتھ جنگ کرنے پر مدد پا سکیں، تو پتا چلا کہ جو جائز ہے اسکی بھی کچھ حدود ہیں یہ نہیں کہ بالکل ہی جائز ہے، اور ہمارا دعویٰ ہے کہ بے وجہ مسلمان کو چھوڑ کر کافر سے خرید وفروخت مکروہ تنزیہی ہے، کیونکہ اگرچہ کفار کے بھی حقوق ہیں مگر مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے اسکے کافر سے زیادہ حقوق ہیں اس لیے مسلمان کو کافر سے پہلے اور کافر سے زیادہ بھلائی پہنچانا بہتر اور افضل ہے، کفار کے ساتھ بھلائی کی جتنی روایات پیش کی جاتی ہیں جیسا کہ

الْخَلْقُ عِيَالُ اللَّهِ فَأَحَبُّ الْخَلْقِ إِلَى اللَّهِ مَنْ أَحْسَنَ إِلَى عِيَالِهِ

مشکاۃ المصابیح، کتاب الآداب، رقم الحدیث 4998

خَيْرُ النَّاسِ مَنْ نَفَعَ النَّاسَ

شُعب الایمان، باب فی التعاون علی البر، جلد: 6، صفحہ: 117، حدیث: 7658

یہ دونوں ضعیف ہیں اور یہاں معاملہ عقائد، یا حلال و حرام کا نہیں بلکہ ترغیب و ترہیب کا ہے اس لیے ضعیف حدیث سے بھی استدلال جائز ہے جبکہ مسلمان کے ساتھ بھلائی کرنے کی ترغیب کی احادیث اکثر صحیح سند سے ہیں اور تعداد میں بھی زیادہ ہیں، اس سے بھی افضل اور بہتر کا حکم مسلمان کیلیے بنتا ہے جبکہ وہ دو احادیث اور ان جیسی دوسری احادیث جن سے غیر مسلم کے لیے استدلال کیا جاتا ہے ان کو اگر دیکھا جائے تو پتا لگے گا کہ وہ احادیث کفار کیلیے حکم کے اعتبار سے خاص نہیں بلکہ عام ہیں اور اسی عام میں وہ ترغیب اور مسلمانوں کیلیے بھی ہے، یعنی مسلمان کے ساتھ بھلائی کا حکم خاص بھی ہے اور حکم عام بھی ہے جبکہ کفار کے ساتھ کچھ خاص نہیں بلکہ حکم عام کا ہے پس اس سے بھی پتا چلا کہ کافر سے زیادہ مسلمان اس بات کا حق دار ہے کہ اس کے ساتھ اچھائی کی جائے، اسکے علاوہ کئی احادیث میں مسلمانوں کے مختلف تعداد میں حقوق بیان کیے گے ہیں اور انکے علاوہ بھی کئی احادیث میں الگ الگ حق مسلمان کے بیان کیے گے ہیں جبکہ کفار کیلیے ایسا نہیں ہے سوائے ذمی کافر کے اور اسکے بھی حقوق بالکل مسلمان کے برابر نہیں ہیں۔

ہاں کافر چاہیے ذمی ہو یا حربی اس پر ظلم کرنا جائز نہیں ہے۔

اگر مسلمان کو بے وجہ چھوڑ کر کافر سے خرید و فروخت کی جائے گی تو اس سے مسلمانوں کے دلوں میں بدگمانی اور عداوت پیدا ہو گئی جو کہ اللہ کو پسند نہیں اس لیے اگرچہ ایسا کرنا مکروہ تنزیہی ہی ہے مگر اس سے کئی کبیرہ گناہوں کا دروازہ کھولے گا اس لیے ایسا کرنا اچھا نہیں۔

وَالْجَارِ ذِی الْقُرْبٰی وَ الْجَارِ الْجُنُبِ۔ النساء 36

اس آیت کی تشریح میں تفسیراتِ احمدیہ میں ہے کہ قریب کے ہمسائے سے مراد وہ ہے جس کا گھر اپنے گھر سے ملا ہوا ہو اور دُور کے ہمسائے سے مراد وہ ہے جو محلہ دار تو ہو مگر اس کا گھر اپنے گھر سے ملا ہوا نہ ہو یا جو پڑوسی بھی ہو اور رشتہ دار بھی وہ قریب کا ہمسایہ ہے اور وہ جو صرف پڑوسی ہو، رشتہ دار نہ ہو وہ دُور کا ہمسایہ یا جو پڑوسی بھی ہو اور مسلمان بھی وہ قریب کا ہمسایہ اور وہ جو صرف پڑوسی ہو مسلمان نہ ہو وہ دُور کا ہمسایہ ہے۔

اس بات کو رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی مبارک حدیث میں یوں بیان کیا گیا ہے: پڑوسی 3 قسم کے ہیں، بعض کے 3 حق ہیں، بعض کے 2 اور بعض کا ایک حق ہے۔ جو پڑوسی مسلم ہو اور رشتہ دار ہو، اس کے 3 حق ہیں۔ حقِ جوار اور حقِ اسلام اور حقِ قرابت۔ مسلم پڑوسی کے 2 حق ہیں، حقِ جوار اور حقِ اسلام اور غیر مسلم پڑوسی کا صرف ایک حقِ جوار ہے۔ (شعب الایمان، 83،7/84، حدیث: 9560)

مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يَنْفَعَ أَخَاهُ فَلْيَنْفَعْهُ۔ صحیح مسلم، کِتَاب السَّلَامِ، باب اسْتِحْبَابِ الرُّقْيَةِ مِنَ الْعَيْنِ وَالنَّمْلَةِ وَالْحُمَةِ وَالنَّظْرَةِ، رقم الحدیث 5731

جو اپنے مسلمان بھائی کو فائدہ دے سکتا ہے تو اسے چاہیے کہ اسکو فائدہ دے۔

اسکے علاوہ اور بھی بہت سے احادیث مبارکہ ہیں۔

-3 https://youtu.be/RIHfmTeuxZc?si=LgiqGZ_7uFLzIOcB

4- **https://www.facebook.com/share/r/166DYUiiAi/**

https://www.facebook.com/IndyUrdu/videos/1695413674386657/?app=fbl

https://youtu.be/BAsz_m2Mifk?si=zMSgkiCSsbVtov9r

5- يٰٓاَيُّهَا النَّبِىُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَ الْمُنٰفِقِيْنَ وَ اغْلُظْ عَلَيْهِمْ‌ؕ وَمَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ‌ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ (سوره التوبه 73)

6- صحيح البخاري، كِتَاب الْمَنَاقِبِ، بَابُ قِصَّةِ إِسْلاَمِ أَبِي ذَرٍّ الْغِفَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، رقم الحديث 3522

7- صحيح البخاري، كِتَاب الْمَغَازِي، بَابُ ذِكْرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يُقْتَلُ بِبَدْرٍ، رقم الحديث 3950

8- السيرة الحلبية = إنسان العيون في سيرة الأمين المأمون، الجزء الثالث، ص 59، دار الكتب العلمية

9- السيرة الحلبية = إنسان العيون في سيرة الأمين المأمون، الجزء الثانی، ص 359,361، دار الكتب العلمية

10- **https://youtu.be/3AraDFn7XVA?si=fbh2UlqtkVUN3d5C**

https://youtu.be/R9-mZAQqfmw?si=GmYtxyqngqkh2wvw

https://youtu.be/XN5Nn6-ABTI?si=z_6S9lpjYH3x-VWy

https://youtu.be/L0S6SrBXSoA?si=Bb9AjxA0uTFIpHYP

https://youtu.be/l8Sy-QNwLIw?si=HGmbgmfVs58Etudy

-11 لباب التاویل (تفسیر الکبیر) زیر آیه لا تتخذوا الیهود و النصاری اولیاء مصطفی البابی مصر (٢/٦٢) فتاوی رضویه جلد ١٤ ص ٥١٢

-12 صحيح البخاري، كِتَاب الْمَظَالِمِ، بَابُ لاَ يَظْلِمُ الْمُسْلِمُ الْمُسْلِمَ وَلاَ يُسْلِمُهُ، رقم الحديث 2442

-13 مَنْ لَا يَهْتَمُّ بِأَمْرِ الْمُسْلِمِينَ فَلَيْسَ مِنْهُمْ، وَمَنْ لَمْ يُصْبِحْ وَيُمْسِي نَاصِحًا لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ وَلِكِتَابِهِ وَلِإِمَامِهِ وَلِعَامَّةِ الْمُسْلِمِينَ ; فَلَيْسَ مِنْهُمْ

(مجمع الزوائد جلد 1 ، کتاب الایمان، رقم الحدیث 294)

جو شخص مسلمانوں کے معاملے کا اہتمام (یعنی اس کی صحیح دیکھ بھال) نہیں کرتا' وہ ان میں سے نہیں ہے' اور جو شخص ایسے عالم میں صبح یا شام نہیں کرتا کہ وہ اللہ تعالیٰ اس کے رسول' اُس کی کتاب' اُس کے مقرر کردہ حکمران' اور عام مسلمان افراد کا خیر خواہ ہو' تو وہ بھی اُن میں شمار نہیں ہو گا

-14 أَنّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: " الدِّينُ النَّصِيحَةُ، قُلْنَا: لِمَنْ؟ قَالَ: لِلَّهِ، وَلِكِتَابِهِ، وَلِرَسُولِهِ، وَلِأَئِمَّةِ الْمُسْلِمِينَ، وَعَامَّتِهِمْ

صحیح مسلم ، كِتَاب الْإِيمَانِ، باب بَيَانِ أَنَّ الدِّينَ النَّصِيحَةُ، رقم الحدیث 196

-15 وَعَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْبَجَلِيِّ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - قَالَ: «بَايَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - ثُمَّ رَجَعْتُ، فَدَعَانِي فَقَالَ: ""لَا أَقْبَلُ مِنْكَ حَتَّى تُبَايِعَ عَلَى النُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ "" فَبَايَعْتُهُ».

(مجمع الزوائد جلد 1 ، کتاب الایمان، رقم الحدیث 295)

حضرت جریر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کی بیعت کی' جب میں واپس مڑ گیا' تو نبی اکرم ﷺ نے مجھے بلوایا اور ارشاد فرمایا: میں تمہاری طرف سے اُس وقت تک قبول نہیں کروں گا، جب تک تم ہر مسلمان کے لیے (اس بیعت کو) خیر خواہی کی بیعت نہیں کرتے، راوی بیان کرتے ہیں: تو میں نے اس بات پر بھی آپ کی بیعت کر لی۔

حصہ دوم



مصنوعات کے بائیکاٹ کا شرعی جواز

اپنے مخالف اور دشمن کے خلاف بائیکاٹ کو ایک ہتھیار کے طور پر استعمال کرنا یہ سابقہ امتوں کا بھی عمل رہا ہے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بھی ثابت ہے۔ اور اس پر علمائے امت کے اقوال بھی موجود ہیں۔

اپنی جائز بات منوانے کیلئے بائیکاٹ

سورۃ یوسف میں ہے:

وَلَمَّا جَهَّزَهُمْ بِجَهَازِهِمْ قَالَ ائْتُونِي بِأَخٍ لَّكُم مِّنْ أَبِيكُمْ ۚ أَلَا تَرَوْنَ أَنِّي أُوفِي الْكَيْلَ وَأَنَا خَيْرُ الْمُنزِلِينَ (59)
فَإِن لَّمْ تَأْتُونِي بِهِ فَلَا كَيْلَ لَكُمْ عِندِي وَلَا تَقْرَبُونِ (60)

اور جب یوسف نے ان کا سامان انہیں مہیا کر دیا تو فرمایا کہ اپنا سوتیلا بھائی میرے پاس لے آؤ، کیا تم یہ بات نہیں دیکھتے کہ میں ناپ مکمل کرتا ہوں اور میں سب سے بہتر مہمان نواز ہوں۔ تو اگر تم اس بھائی کو میرے پاس نہیں لاؤ گے تو تمہارے لیے میرے پاس کوئی ماپ نہیں اور نہ تم میرے پاس نہ پٹکنا۔

[سورۃ یوسف:59،60]

یعنی حضرت یوسف علیہ السلام نے غلّے کے بائیکاٹ کا حکم سنا کر اپنی بات منوانے پر مجبور کیا۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طریقہ سے بائیکاٹ کا ثبوت

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مدینہ میں ایک معاہدہ کیا اس میں ایک شق رکھی وہ یہ تھی

"وَإِنَّهُ لَا تُجَارُ قُرَيْشٌ وَلَا مَنْ نَصَرَهَا.."

نہ قریش کیے ساتھ تجارت کی جائے گی اور نہ ان لوگوں کے ساتھ تجارت کی جائے گی جو قریش کی مدد کریں گے۔

[البدایۃ والنھایۃ، فصل فی عقدہ علیہ السلام الالفۃ بین المھاجرین والانصار....، جلد 3، صفحہ 258 مطبوعہ دار ابی حیان مصر]

لہذا اسرائیلی مصنوعات کا بھی بائیکاٹ کیا جائے اور جو لوگ اسرائیلی مصنوعات کو پرموٹ کرتے ہیں انکا بھی بائیکاٹ کیا جائے۔

کفار سے غلے کا بائیکاٹ

جب حضرت سیدنا ثمامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایمان لے آئے تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ثمامہ کو حکم دیا کہ مشرکین مکہ کو گندم نہ بھیجی جائے۔ کیونکہ اس وقت مشرکینِ مکہ، یمامہ سے گندم منگواتے تھے۔ حضرت ثمامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

وَاللَّهِ لَا يَأْتِيكُمْ مِنَ الْيَمَامَةِ حَبَّةُ حِنْطَةٍ حَتَّى يَأْذَنَ فِيهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یمامہ سے گندم کا ایک دانہ بھی اس وقت تک نہیں آئے گا جب تک نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اجازت نہ دے دیں

[صحیح بخاری ، کتاب المغازی، حدیث:4372، صفحہ 742،
مطبوعہ دار السلام ریاض]

لہذا دشمن کو کمزور و مجبور کرنے کیلیئے بائیکاٹ کرنا حضور ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین سے ثابت ہے اور یہ بطورِ ہتھیار استعمال کیا گیا۔

ظالم کا ہاتھ پکڑ کر ظلم سے روکو

حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں: حضور ﷺ نے فرمایا ہے

قَالَ: تَأْخُذُ فَوْقَ يَدَيْهِ

یعنی: ظلم سے اس ظالم کا ہاتھ پکڑ لو۔

[صحیح بخاری، کتاب المظالم ، حدیث :2444، صفحہ394،
مطبوعہ دار السلام ریاض]

گویا کہ ظالم کی مصنوعات کا بائیکاٹ کرکے اسکی معیشت کو گرانا، اسکا ہاتھ پکڑ کر ظلم سے روکنا ہے۔

گستاخ رسول اور گستاخوں کے معاون کا علاج

ابو رافع یہودی جو نہ صرف خود حضور ﷺ کی شان میں گستاخی کیا کرتا تھا بلکہ جو بھی گستاخی کرتا یہ اسکی مالی مدد کرتا تھا۔ تو حضور ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھیج کر اسکو قتل کروادیا۔

صحیح بخاری شریف میں ہے:

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ ، قَالَ: بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَبِي رَافِعٍ الْيَهُودِيِّ رِجَالًا مِنَ الْأَنْصَارِ , فَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَتِيكٍ وَكَانَ أَبُو رَافِعٍ يُؤْذِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيُعِينُ عَلَيْهِ

[صحیح بخاری ، حدیث: 4039، مطبوعه دار السلام ریاض سعودیه]

حضور ﷺ نے نہ صرف اپنے گستاخ کو قتل کروایا بلکہ گستاخوں کی معاونت کا رستہ بھی بند کر دیا۔ جس سے موذی کفار سے بائیکاٹ کا ثبوت ملتا ہے۔

مظلوم کی مدد کرو

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ:

حضور ﷺ نے ہمیں سات کاموں کا حکم دیا ان میں ایک کام مظلوم کی مدد کرنا بھی ہے۔

[صحیح بخاری، (مفهوماً) کتاب المظالم، حدیث: 2445، صفحه 394، مطبوعه دار السلام ریاض]

مظلوم کی مدد کا ایک پہلو، ظالم کی مصنوعات کا بائیکاٹ کرنا بھی ہے۔ کیونکہ بائیکاٹ سے اسکی معیشت کمزور ہو گی۔

سلف صالحین سے ثبوت

امام قاضی أبویوسف (ت ۱۸۲) رحمۃ اللہ علیہ نقل فرماتے ہیں:

عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَحْمِلَ إِلَى عَدُوِّ الْمُسْلِمِينَ سِلَاحًا يُقَوِّيهِمْ بِهِ عَلَى الْمُسْلِمِينَ وَلَا كِرَاعًا وَلَا مَا يُسْتَعَانُ بِهِ عَلَى السِّلَاحِ والكراع.

امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "کسی مسلمان کے لیے حلال نہیں ہے کہ وہ مسلمانوں کے دشمن کو ہتھیار فراہم کرکے انہیں مسلمانوں کے مقابلہ میں طاقتور بنائے، اور نہ بار برداری کے جانور (گھوڑے، خچر، گدھے وغیرہ) فراہم کرے، اور نہ کوئی ایسی چیز جس سے ہتھیار اور بار برداری کے انتظام میں مدد لی جاتی ہے۔"

[الخراج للإمام أبي يوسف القاضي، جلد 1، صفحه 207، مطبوعه المكتبة الأزهرية للتراث بيروت]

لهذا ہر چیز کا بائیکاٹ کرنا ہوگا جس سے دشمن کو مسلمانوں کے خلاف مدد ملتی ہو۔

حضرت سیدنا امام مالک بن أنس (ت ۱۷۹) رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

قَالَ مَالِكٌ: أَمَّا كُلُّ مَا هُوَ قُوَّةٌ عَلَى أَهْلِ الْإِسْلَامِ مِمَّا يَتَقَوَّوْنَ بِهِ فِي حُرُوبِهِمْ مِنْ كُرَاعٍ أَوْ سِلَاحٍ أَوْ خُرْثِيٍّ أَوْ شَيْئًا مِمَّا يَعْلَمُ أَنَّهُ قُوَّةٌ فِي الْحَرْبِ مِنْ نُحَاسٍ أَوْ غَيْرِهِ فَإِنَّهُمْ لَا يُبَاعُونَ ذَلِكَ

"یعنی: ہر وہ چیز جو مسلمانوں کے مقابلہ میں ان کے دشمنوں کی قوت کا سبب بنے، یعنی جس سے وہ اپنی جنگوں میں طاقت کا مظاہرہ کرتے ہوں، جیسے بار برداری کے جانور، ہتھیار، خُرثی (گھر کا سامان) یا اور دوسری کوئی چیز جس کے متعلق معلوم ہو کہ وہ جنگ میں قوت کا ذریعہ بن سکتی ہے جیسے پیتل، تانبا وغیرہ، تو لوگ ان چیزوں کی خرید وفرخت نہیں کر سکتے۔"

[المدونة الكبرى، كتاب التجارة بأرض العدو.....، جلد 3، صفحه 294، مطبوعه دار الكتب العلمية بيروت لبنان]

محمد بن رشد الجد (ت ٥٢٠) رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

وهو مما لا اختلاف فيه أنه لا يجوز أن يباعوا شيئا مما يستعينون به في حروبهم على المسلمين من ثياب ولا صفر ولا حرير ولا شيء من الأشياء

جن چیزوں میں کوئی اختلاف نہیں، ان میں یہ بات شامل ہے کہ کفار سے کسی ایسی چیز کی تجارت نہیں کی جائے گی، جو مسلمانوں کے خلاف جنگ میں ان کی مدد کا سبب بنے۔ خواہ وہ تجارت کپڑے کی ہو، ریشم کی ہو، لوہے کی ہو یا کسی بھی چیز کی ہو۔ (ایسی تجارت جائز نہیں)۔

[لبیان والتحصیل، كتاب التجارة إلى أرض الحرب، جلد 4، صفحه 168، مطبوعه دار الغرب الإسلامي، بيروت، لبنان]

لہذا موذی کفار جو مسلمانوں کی نسل کشی کر رہے ہیں انکی مصنوعات کا بائیکاٹ کر کے انکو کمزور کرنا یہ ایمانی تقاضہ ہے۔ جو کہ سابقہ امتوں، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور سلف صالحین سے ثابت ہے۔

اعتراض: بائیکاٹ سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔

جواب: بائیکاٹ سے معیشت کو فرق پڑتا ہے اور ضرور پڑتا ہے۔ جیسا کہ انٹرنیٹ کے ذریعے اسکا ثبوت ملتا ہے۔ بالفرض اگر فرق نہ بھی پڑتا ہو تو بھی ہمارا نام کوشش کرنے والوں میں آجائے گا جیسا کہ ایک پرندے کی چونچ میں پانی کے قطرے آتشِ نمرود بجھانے والے نہیں تھے لیکن اسکا بجھانے والوں میں نام آگیا۔ خدمتگاروں میں نام آگیا۔ (مراۃ المناجیح) ایسے ہی ہمارا بھی کوشش کرنے والوں میں نام آجائے گا۔

اعتراض: تم لوگ یہود و نصارٰی کی مختلف Apps ، وٹس ایپ، فیس بک وغیرہ بھی تو استعمال کرتے ہو۔

جواب: مختلف Apps کو ہم جنگی ہتھیار کے طور پر انہی کے خلاف استعمال کرتے ہیں۔ لہذا دشمن کے بنائے گئے اوزاروں کو انہی کے خلاف استعمال کرنے میں حرج نہیں (جیسے مال غنیمت اصل میں دشمن کا مال ہوتا ہے مگر اسے آپ استعمال کرتے ہیں تو حرج نہیں ہوتی)۔

دشمن کے خلاف دشمن کی ٹیکنالوجی استعمال کرنے میں حرج نہیں جیسا کہ جنگِ خندق میں حضرتِ سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ تعالٰی عنہ کے مشورہ پر ایرانی حکمتِ علمی کو اپناتے ہوئے خندق کھودی گئی [صحیح بخاری]

اللہ کریم جل جلالہ عالمِ اسلام کو غلبہ عطا فرمائے اور امتِ محمدیہ بالخصوص غزہ کے مسلمانوں کی حفاظت فرمائے۔ آمین بجاہِ النبی الکریم الامین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ملت اسلامیہ کی افواج کے نام قرآن کا پیغام

وَ مَا لَكُمْ لَا تُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ
الْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَ النِّسَآءِ وَ الْوِلْدَانِ
الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا مِنْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ
الظَّالِمِ اَهْلُهَا ۚ وَ اجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا ۙۚ وَّ
اجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ نَصِيْرًا ﴿۷۵﴾

اور تمہیں کیا ہوا کہ نہ لڑو اللہ کی راہ میں اور کمزور مردوں اور
عورتوں اور بچوں کے واسطے جو یہ دعا کر رہے ہیں کہ اے
رب ہمارے ہمیں اس بستی سے نکال جس کے لوگ ظالم ہیں
اور ہمیں اپنے پاس سے کوئی حمایتی دے دے اور ہمیں اپنے
پاس سے کوئی مددگار دے دے۔ النساء 75

